ہفتہ 6 مارچ 2004ء

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

C.P.L 29 ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 6 مارچ 2004ء 14 محرم 1425 ہجری - 6 امان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 50

غیرت الٰہی

ابولہب کا بیٹا لھب رسول اللہؐ کی شان میں گستاخیاں کرتا تھا اس پر رسول اللہؐ نے دعا کی اے اللہ اس پر اپنا کوئی کتا مسلط کر دے چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں ایک شیر اس پر حملہ آور ہوا اور اسے ہڑپ کر گیا۔

(مستدرک حاکم کتاب التفسیر - سورۃ لھب حدیث نمبر 3984)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

آج جو 2/اپریل 1893ء مطابق 14 ماہ رمضان 1310ھ ہے صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں میں نے دیکھا کہ میں ایک وسیع مکان میں بیٹھا ہوا ہوں اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہیں۔ اتنے میں ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرہ پر سے خون ٹپکتا ہے میرے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص ہے گویا انسان نہیں ملائک شداد غلاظ میں سے ہے۔ اور اس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی۔ اور میں اس کو دیکھتا ہی تھا کہ اس نے مجھ سے پوچھا کہ "لیکھرام کہاں ہے" اور ایک اور شخص کا نام لیا کہ وہ کہاں ہے؟ تب میں نے اس وقت سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام اور اس دوسرے شخص کی سزا دہی کے لئے مامور کیا گیا ہے۔ مگر مجھے معلوم نہیں رہا کہ وہ دوسرا شخص کون ہے۔ ہاں یہ یقینی طور پر یاد رہا ہے کہ وہ دوسرا شخص انہیں چند آدمیوں سے تھا جن کی نسبت میں اشتہار دے چکا ہوں۔ اور یہ یکشنبہ کا دن اور 4 بجے صبح کا وقت تھا۔

(سراج منیر - روحانی خزائن جلد 12 ص 19)

پیشگوئی کی تشریح میں بار بار تفہیم الٰہی سے لکھا گیا تھا کہ وہ ہیبت ناک طور پر ظہور میں آئے گی اور نیز یہ کہ لیکھرام کی موت کسی بیماری سے نہیں ہوگی بلکہ خدا ایسے کو اس پر مسلط کرے گا جس کی آنکھوں سے خون ٹپکتا ہوگا (۔) الہام کی عبارت یہ ہے (۔) تو اس نشان کے دن کو جو عید کی مانند ہے پہچان لے گا اور عید اس نشان کے دن سے بہت قریب ہوگی۔ یہ خدا نے خبر دی ہے کہ عید کا دن قتل کے دن کے ساتھ ملا ہوا ہوگا۔ اور ایسا ہی ہوا۔ عید جمعہ کو ہوئی اور شنبہ کو جو شوال 1314ھ کی دوسری تاریخ تھی لیکھرام قتل ہو گیا۔

سو اس تمام پیشگوئی کا ماحصل یہ ہے کہ یہ ایک ہیبت ناک واقعہ ہوگا جو چھ سال کے اندر وقوع میں آئے گا۔ اور وہ دن عید کے دن سے ملا ہوا ہوگا۔ یعنی دوسری شوال کی ہوگی۔

اب سوچو کیا یہ انسان کا کام ہے کہ تاریخ بتلائی گئی۔ دن بتلایا گیا۔ سبب موت بتلایا گیا۔ اور اس حادثہ کا وقوعہ ہیبت ناک طرز سے ظہور میں آنا بتلایا گیا۔ اس کا تمام نقشہ برکات الدعا کے مضمون میں کھینچ کر دکھلایا گیا۔ کیا یہ کسی منصوبہ باز کا کام ہو سکتا ہے کہ چھ برس پہلے ایسے صریح نشانوں کے ساتھ خبر دے دے اور وہ خبر پوری ہو جائے۔ توریت گواہی دیتی ہے کہ جھوٹے نبی کی پیشگوئی کبھی پوری نہیں ہو سکتی۔ خدا اس کے مقابل پر کھڑا ہو جاتا ہے تا دنیا تباہ نہ ہو جیسا کہ لیکھرام نے بھی ایک دنیوی چالاکی سے انہیں دنوں میں میری نسبت یہ اشتہار دیا تھا کہ تم تین برس کے عرصہ تک مر جاؤ گے۔ پس کیوں وہ کسی قاتل سے سازش نہ کر سکا تا اس کی بات پوری ہوتی۔

(سراج منیر - روحانی خزائن جلد 12 ص 24)

نتیجہ مضمون نویسی سہ ماہی اول 2004

بعنوان "برکات خلافت"

خدام الاحمدیہ پاکستان

اول: مکرم قیصر محمود صاحب۔ دارالعلوم جنوبی ربوہ
دوم: مکرم خرم منیب صاحب۔ ماڈل ٹاؤن لاہور
سوم: مکرم مرزا عرفان قیصر صاحب۔ ناصر ہوسٹل ربوہ
چہارم: مکرم عمران اسلم صاحب۔ اقامۃ الظفر ربوہ
پنجم: مکرم ڈاکٹر طیب احمد صاحب۔ چکوال
ششم: مکرم قدرت اللہ سہیل صاحب دہلی گیٹ لاہور
ہفتم: مکرم توقیر احمد آصف صاحب۔ فیصل آباد
ہشتم: مکرم طیب احمد قمر صاحب۔ ربوہ
نہم: مکرم ہمایوں طاہر احمد صاحب۔ ربوہ
دہم: مکرم منصور احمد صدیقی صاحب۔ پشاور روڈ راولپنڈی

(مہتمم تعلیم)

ماہر امراض قلب کی آمد

✪ مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض قلب درج ذیل شیڈیول کے مطابق ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ مورخہ 13 مارچ 2004 بروز ہفتہ شام 4:30 بجے شروع کریں گے۔ مورخہ 14 مارچ 2004ء بروز اتوار صبح 8:00 تا 2:00 بجے دوپہر۔ ضرورت مند احباب میڈیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر ضروری ٹیسٹ ای سی جی وغیرہ کروالیں اور پرچی روم سے رابطہ کر کے پرچی بنوالیں۔ بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اعلان داخلہ برائے اولیول

✪ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کی O-Level کلاسز کے لئے داخلہ جاری ہے۔ داخلہ کے خواہش مند طلباء و طالبات داخلہ فارم ادارہ ہذا کے آفس سے دفتری اوقات میں حاصل کر سکتے ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 مارچ 2004ء ہے۔

(نوٹ) داخلہ فارم کے ساتھ درج ذیل دستاویز لف کریں۔ (1) سکول لیونگ سرٹیفکیٹ (2) برتھ سرٹیفکیٹ (3) ایک عدد پاسپورٹ سائز رنگین تصویر۔

داخلہ فارم پر اندراجات برتھ سرٹیفکیٹ کے مطابق کریں۔ (پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 293)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا تازہ اور پرمعارف کلام

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے آج سے کم وبیش 124 سال قبل جب کہ آپ کا کوئی دعویٰ ماموریت نہ تھا اور آپ آریہ سماج سناتن دھرمیوں اور دوسرے معاندین حق سے چومکھی علمی لڑائی لڑ رہے تھے بانی آریہ سماج سوامی دیانند سرسوتی (1824ء، 1883ء) کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''جو کچھ انہوں نے وید پر دست درازی کی اور کر رہے ہیں یہ تو ان کا اختیار ہے مگر قرآن شریف کی نسبت ناحق ہتک اور توہین کرنا یہ وہ کام ہے کہ جس سے ان کی سخت رسوائی ہوگی چنانچہ اس کتاب کی تصنیف سے وہ دن آ بھی گیا ہے اور ہمیں معلوم نہیں کہ اب پنڈت صاحب صدہا دلائل حقیت اور افضلیت قرآن شریف کی اور صدہا ادلہ بطلان اصول وید کے کتاب ہذا سے بذریعہ کسی لکھے پڑھے آدمی کے معلوم کر کے پھر بھی جیتے رہینگے یا خودکشی کا ارادہ جوش ماریگا۔ کیا غضب کی بات ہے کہ قرآن شریف جیسی اعلیٰ اور افضل اور اتم اور اکمل اور احسن اور اجمل کتاب کی توہین کر کے نہ عاقبت کی ذلت سے ڈرتے ہیں اور نہ اس جہان کے طعن وتشنیع کا کچھ اندیشہ رکھتے ہیں شاید ان کو دونوں عالم کی کچھ پرواہ نہیں رہی اگر خدا کا کچھ خوف نہیں تھا تو بارے دنیا کی ہی رسوائی کا کچھ خوف کرتے اور اگر شرم اور حیا اٹھ گیا تھا تو کاش لوگوں کے ہی لعن طعن کا اندیشہ باقی رہتا اور اگر پنڈت صاحب کا کچھ مادہ ہی ایسا ہے کہ وہ ناحق خدا کے مقدس رسولوں کی توہین کر کے خوش ہوتے ہیں اور کچھ خو ہی ایسی ہے کہ سنبھلی نہیں جاتی تو اس سے بھی وہ خدا کے پاک لوگوں کا کیا بگاڑ سکتے ہیں پہلے اس سے نبیوں کے دشمنوں نے ان روشن چراغوں کے بجھانے کے لئے کیا کیا نہ کیا اور کونسی تدبیر ہے جو عمل میں نہ لائے لیکن چونکہ وہ راستی اور صداقت کے درخت تھے اس لئے وہ غیبی مدد سے دم بدم نشوونما پکڑتے گئے اور معاندین کی مخالفانہ تدبیروں سے کچھ بھی ان کا نقصان نہ ہوا بلکہ وہ ان لطیف اور خوشنما پودوں کی طرح جو مالک کے جی کو بھاتے ہیں اور بھی بڑھتے پھولتے گئے۔ یہاں تک کہ وہ بڑے بڑے سایہ دار اور پھلدار درختوں کے مانند ہو گئے اور دور دور کے روحانی اور حقانی آرام کے ڈھونڈنے والے پرندوں نے آ کر ان میں بسیرا لیا اور مخالفوں کی کچھ بھی پیش نہ گئی اور گو ان بداندیشوں نے بہتیرے ہاتھ پاؤں مارے ایڑیاں رگڑیں مکاریاں اور عیاریاں دکھلائیں پر آخر مرغ گرفتار کی طرح پھڑ پھڑا کے رہ گئے پس جب کہ ہاتھوں سے ان مقدس لوگوں کا نقصان نہ ہوسکا تو صرف زبان کے ہتک آمیز الفاظ سے کب ہوسکتا ہے یہ وہ برگزیدہ قوم ہے کہ جن کے اقبال کی انہیں کے زمانہ میں آزمائش ہو چکی ہے وہ اقبال نہ بت پرستوں کے روکنے سے رکا اور نہ کسی اور مخلوق پرست کی مزاحمت سے بند رہا نہ تلواروں کی دھار اس شان وشوکت کو کاٹ سکی نہ تیروں کی تیزی اس میں کچھ رخنہ ڈال سکی وہ جلال ایسا چمکا جو اس کا حسد کتنوں کا لہو پی گیا وہ تیر ایسا برسا جو اس کا چھوٹا کئی کلیجوں کو کھا گیا۔ وہ آسمانی پتھر جس پر پڑا اسے پیس ڈالتا رہا۔ اور جو شخص اس پر پڑا وہ آپ ہی پسا گیا۔

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خس رہ کو اڑاتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے
کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
کبھی ہو کر وہ پانی ان پہ اک طوفان لاتی ہے
غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

(براہین احمدیہ حصہ دوم طبع اوّل صفحہ 114-115 اشاعت 1881ء)

لفظ ''تازہ'' اردو ادب میں

حضرت اقدس کا یہ پرمعارف کلام یقیناً تازہ ہے کیونکہ زبان اردو میں تازہ کے ایک معنی شگفتہ، انوکھا اور جدّت کے بھی ہیں چنانچہ جناب فغاں کا شعر ہے

کیوں کریں غیر کے مضمون کو فغاں ہم روشن
تازگی ہووے سخن میں یہ کمال اپنا ہے

جناب نسیم دہلوی فرماتے ہیں:

مدت کے بعد ربط سخن پر بڑھا نسیم
مضموں کی تازگی سے ذرا دل بہل گیا

تاجدار سخن علامہ طباطبائی کا قول ہے ''لفظ کی تازگی کلام میں نگینے جڑ دیتی ہے''۔

(اردو لغت جلد 4 صفحہ 855 ناشر ترقی اردو بورڈ کراچی)

وصیت کرنے میں سبقت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے اور ابد تک خدا کی ان پر رحمتیں ہوں گی۔'' (الوصیت)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 6 مارچ 2004ء

12-30 a.m عربی سروس
1-50 a.m مجلس سوال وجواب
2-50 a.m خطبہ جمعہ
3-50 a.m انگریزی ملاقات
5-00 a.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m حکایات شیریں
6-30 a.m مجلس سوال وجواب
7-30 a.m گفتگو
8-05 a.m مشاعرہ
9-15 a.m کوئز انوار العلوم
9-50 a.m سوال وجواب اردو
11-00 a.m تلاوت، خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-30 p.m فرانسیسی سروس
1-30 p.m مجلس سوال وجواب
2-40 p.m حکایات شیریں
3-00 p.m انڈونیشین سروس
4-00 p.m گفتگو
4-30 p.m کوئز انوار العلوم
5-00 p.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-45 p.m بنگلہ سروس
6-45 p.m بستان وقف نو
7-50 p.m فرانسیسی سروس
8-50 p.m جرمن سروس
9-50 p.m ورائٹی پروگرام
11-00 p.m لقاء مع العرب

اتوار 7 مارچ 2004ء

12-05 a.m عربی سروس
1-05 a.m بستان وقف نو
2-05 a.m مجلس سوال وجواب
3-10 a.m مشاعرہ
4-15 a.m کوئز انوار العلوم
5-00 a.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m چلڈرنز کارنر
6-20 a.m مجلس سوال وجواب
7-15 a.m تقریر
7-55 a.m خطبہ جمعہ
8-55 a.m کوئز۔ پیارے مہدی کی پیاری باتیں
9-45 a.m بستان وقف نو
10-55 a.m تلاوت، خبریں
11-10 a.m لقاء مع العرب
12-50 p.m سپینش سروس
1-35 p.m سوال وجواب
2-40 p.m پیارے مہدی کی پیاری باتیں
3-40 p.m انڈونیشین سروس
4-30 p.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-00 p.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m خطبہ جمعہ
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-00 p.m گلشن وقف نو
9-00 p.m جرمن سروس
10-00 p.m فرانسیسی سروس
11-05 p.m لقاء مع العرب

سوموار 8 مارچ 2004ء

12-15 a.m عربی سروس
1-10 a.m گلشن وقف نو
2-10 a.m سوال وجواب
3-10 a.m تقریر: مکرم محمد محمود طاہر صاحب
3-55 a.m سوال وجواب اردو
5-00 a.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m چلڈرنز پروگرام
6-30 a.m سوال وجواب
7-30 a.m کوئز روحانی خزائن
8-10 a.m فرانسیسی سروس
9-10 a.m کوئز: خطبات امام
9-50 a.m گلشن وقف نو
11-00 a.m تلاوت، خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-30 p.m چائنیز سیکھئے
1-00 p.m چائنیز سروس
1-30 p.m سوال وجواب
2-40 p.m کوئز: خطبات امام
3-05 p.m انڈونیشین سروس
4-05 p.m زندہ لوگ
4-35 p.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-00 p.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
5-50 p.m سوال وجواب
6-50 p.m بنگلہ سروس
7-50 p.m فرانسیسی سروس
8-50 p.m فرانسیسی سیکھئے
9-55 p.m جرمن سروس
11-05 p.m لقاء مع العرب

اپنے کپڑے صاف رکھو۔ بدن کو اور گھر کو اور کوچہ کو ہر ایک جگہ کو جہاں تمہاری نشست ہو۔ (حضرت مسیح موعود)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

صداقت دین کا ایک چمکتا ہوا عظیم الشان نشان

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی بابت لیکھرام کا ظہور

مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب

(قسط دوم)

لیکھرام کا قتل

حسب تحریر مصنف ''دھرم ویر پنڈت لیکھرام'' 15 فروری 1897ء کو ایک شخص لالہ ہنسراج پرنسپل ڈی اے وی کالج لاہور کے پاس پہنچا اور لیکھرام کے بارے میں دریافت کیا۔ اگلے دن اس شخص کو کالج ہال کے اندر گھومتے دیکھا گیا۔ معلوم ہوا پنڈت لیکھرام کی تلاش میں ہے پنڈت جی سے ملاقات کی اور کہا میں کچھ دن پہلے ہندو تھا۔ پھر مسلمان ہو گیا۔ مگر اب دوبارہ اپنے اصلی مذہب میں آنا چاہتا ہوں۔

پنڈت جی نے کہا ''اچھی بات ہے۔ میں تجھے ضرور ہی شدھ کروں گا''

اس شخص کا ڈیل ڈول عام لوگوں کی نسبت کچھ چھوٹا تھا۔ رنگ کالا۔ چہرہ پر ماتا کے داغ، ناک بیٹھی ہوئی، سر کے بال چھوٹے چھوٹے آنکھیں اندر کی طرف گھسی ہوئیں۔ عمر لگ بھگ 25 سال کی تھی۔ لیکھرام اس شخص کو اپنے ساتھ لئے پھرتا لوگ پنڈت جی کو خبردار کرتے کہ (مومن) آپ کو مصائب میں ڈالنے کی فکر میں ہیں موقعہ پا کر اپنا کام کرنے سے نہیں چوکیں گے مگر پنڈت جی پر اس کا کوئی اثر نہ ہوتا۔ پنڈت جی نے اس اجنبی کا پتہ ٹھکانہ بھی نہ پوچھا اور اپنے پاس رہنے کی اجازت دے دی۔ کئی لوگوں نے اس کا اتہ پتہ لگانے کی کوشش بھی کی مگر اس نے کبھی کسی کو صاف جواب نہ دیا۔ اپنے آپ کو بنگالی بتاتا۔ مگر بنگالی زبان کا ایک حرف بھی نہ جانتا تھا۔ گمان کیا جاتا ہے کہ وہ پٹنہ یا بھاگلپور کے آس پاس کا ہوگا۔ مگر شکل دیکھ کر معلوم ہوتا تھا کہ یہ کوئی بوچڑ ہے۔

یہ شخص مسلسل پنڈت جی کے ساتھ رہتا۔ دو تین بار پنڈت جی کے مکان پر کھانا کھاتے بھی دیکھا گیا۔ دن کو پنڈت جی کے ساتھ مگر رات کہاں رہتا ہے اس کا کسی کو بھی علم نہ تھا۔ پندرہ سولہ دن سایہ کی طرح پنڈت جی کے ساتھ رہا۔ رات کو وہاں رہتا جہاں پنڈت جی کو قتل کرنے کی مجلسیں ہوا کرتیں۔

یکم مارچ 1897ء کو پنڈت جی ملتان آریہ سماج کے جلسہ پر گئے 8 مارچ کے بعد سکھر جانے کا تار آیا۔ مگر موت سر پر کھڑی ہنس رہی تھی۔ وہاں پلیگ کی وجہ سے ملتان والوں نے جانے سے روک دیا کیا خبر تھی کہ جس کو موت سے بچا رہے ہیں۔ وہ سیدھا موت کی طرف جا رہا ہے۔ ایک ظالم بوچڑ کے ہاتھ میں دیا جا رہا ہے۔ (دھرم ویر پنڈت لیکھرام ہندی ص 56)

اس کے بعد مظفر گڑھ جانے کی تیاریاں کی گئیں مگر وہاں کا جانا بھی پتہ نہیں کیوں ملتوی ہوا۔ موت سے گھرا ہوا۔ 6 مارچ کی دوپہر کو لاہور پہنچا 5 مارچ عید کا دن تھا۔ قاتل نے اس دن پنڈت جی کے دفتر اور اسٹیشن کے 20 چکر لگائے ہوں گے۔ 6 مارچ کو علی الصبح پنڈت جی کے مکان پر پہنچا مگر پنڈت جی ابھی لاہور نہیں پہنچے تھے اسلئے من ہی من میں بل کھاتا رہا۔ وہ پھر سبھا کے دفتر میں گیا۔ 2 بجے کے لگ بھگ وہ پھر سبھا کے دفتر میں گیا۔

پنڈت جی اس وقت تک آ چکے تھے۔ گلی کی طرف منہ کر کے ایک کھڑکی میں بیٹھ گیا۔ مگر اس دن وہ خوب چوکنا جان پڑتا تھا۔ اور ٹھہر ٹھہر کر تھوکتا اور گھورتا تھا۔ سبھا کے منیم نے کہا:

''پنڈت جی یہ جگہ خراب کرتا ہے''۔ پنڈت جی بولے۔ ''بھائی رہنے دو تمہارا کیا بگاڑتا ہے''۔

اس دن وہ معمول کے خلاف اپنا سارا جسم کمبل سے ڈھکے ہوئے تھا۔ سبھا سے چلتے وقت کانپ سا گیا۔ پنڈت جی نے پوچھا ''بخار تو نہیں ہے؟''

دھیرے سے بولا۔ ''ہاں کچھ درد بھی ہے''۔

پنڈت جی اس کو ڈاکٹر وشنو داس کے پاس لے گئے۔ اس نے نبض دیکھ کر کہا۔ ''بخار وخار تو کچھ نہیں معلوم ہوتا اگر درد ہے تو پلستر لگا دیا جائے''۔

اس نے سوچا کمبل اتارنا پڑے گا کہیں بھید نہ کھل جائے۔ کہنے لگا ''لگانے کی نہیں کھانے یا پینے کی دوائی دلوا دیجئے۔''

پنڈت جی نے بزاز کی دکان سے کپڑا لیا۔ اور پسند کرانے کے لئے اس قاتل کے ہاتھ ماتا جی کے پاس بھیجا۔

اس کے چلے جانے کے بعد بزاز نے کہا:

''پنڈت جی! کیسا بھیانک منشیہ ہے جسے آپ اپنے ساتھ لئے پھرتے ہیں''

آریہ پرتی ندھی سبھا کے اتہاس ص 201 پر لکھا ہے:

''بزاز نے ساوْدھان (خبردار) کیا کہ یہ بھینکر آکرتی (مہیب شکل) کا منشیہ مرتیو کی مورتی پرتیت ہوتا ہے۔ (موت کی تصویر دکھائی دیتا ہے)

مگر اس کی شدھی کی دھن میں مست پنڈت جی نے جواب دیا۔

''بھائی۔ ایسا مت کہو، یہ دھرماتما آدمی ہے۔ شدھ ہونے آیا ہے۔

پنڈت جی کھلے میدان میں چارپائی ڈال کر سوامی دیانند کی سوانح حیات کو ترتیب دینے کے کام میں لگ گئے۔ ان کی دائیں طرف ایک پڑی ہوئی کرسی پر وہ قاتل بیٹھ گیا۔ شام کے قریب 6 بجے جیون داس اور کیدار ناتھ پنڈت جی کے مکان پر آئے اور اگلے اتوار کے لئے لیکچر کا وعدہ لے کر چلے گئے۔ ماتا جی رسوئی میں لگی ہوئی تھیں۔ لکشمی جی دوسرے کمرہ میں بیٹھی پڑھ رہی تھیں۔ قاتل سے کہا۔ اب دیر ہو رہی ہے تم بھی آرام کر لو۔ مگر قاتل نہ ہلا۔ کوئی دس منٹ بعد ماتا نے چوکے میں سے آواز دے کر کہا۔ ''پتر لیکھرام تیل نہیں آیا'' ماتا کی آواز سن کر کاغذ میز پر رکھنے کے بعد انگڑائی لیتے ہوئے بولے۔

''اوف۔ آہ۔ بھول ہی گیا''

اس وقت انگڑائی لیتے ہوئے پنڈت جی نے ایسے ڈھنگ سے چھاتی تانی گویا وہ قاتل اسی کی انتظار کر رہا تھا۔ قاتل نے ایک دم تیز چھری پنڈت جی کے پیٹ میں گھسیڑ دی۔ اور اسے ایسے گھمایا کہ آٹھ دس گھاؤ پیٹ کے اندر ایک دم ہو گئے۔ اور انتڑیاں باہر نکل پڑیں۔ قاتل لڑتا بھڑتا سیڑھی تک جا پہنچا وہ اپنا کام کر چکا تھا۔ بھاگنے کی فکر میں تھا۔ قبل اس کے کہ وہ دوسرا وار کرتا۔ بیوی نے پنڈت جی کو رسوئی کی طرف کھینچا۔ قاتل نے اپنی خونی آنکھیں دکھاتے ہوئے دوبارہ پیچھا کیا۔ اندر سے ماتا جی بھی نکل آئیں۔ اس نے ماتا جی کو بیلن کی دو تین چوٹیں کر دیں۔ وہ بے ہوش ہو کر انھیں پر گر پڑیں۔ اتنے میں قاتل سیڑھیوں سے اتر کر نہ جانے کدھر غائب ہو گیا۔ (ص 61)

''آریہ پرتی ندھی سبھا کے اتہاس'' ص 202 پر لکھا ہے:

''یہ جا۔ وہ جا۔ آن کی آن میں آنکھوں سے اوجھل ہو گیا''۔

پنڈت جی نے انتڑیاں ایک ہاتھ سے دبا رکھی تھیں۔ خون کا دھارا بہہ رہا تھا۔ دریافت کرنے پر بتایا ''وہی دشٹ (جو پہلے دھرماتما تھا) جو شدھ ہونے آیا تھا۔ مار گیا۔ ڈاکٹر کو بلاؤ۔ شگھر (جلدی) بلاؤ''

چارپائی پر ڈال کر ہسپتال لے جایا گیا میز پر لٹا دیا گیا۔ کہنے لگے:

''کیا میں اچھا ہو جاؤں گا؟''

کیسا بھیانک نظارہ تھا وہ انتڑیاں ہاتھ سے دبائی ہوئیں خون کا دھارا بہہ رہا تھا ماتا بے ہوش زمین پر پڑی تھی۔ سب پر خوف طاری تھا۔ حضرت مسیح موعود نے پیشگوئی میں ہی یہ بیان فرمایا تھا کہ یہ شخص عذاب شدید میں مبتلا ہوگا۔ وہ عذاب معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہوگا۔ چھری لگنے کے پونے دو گھنٹے بعد ڈاکٹر پیری آئے۔ انتڑیوں کو ٹانکے لگانا شروع کیا۔ انتڑیوں کے آٹھ بڑے اور کئی چھوٹے ٹکڑے ہو گئے تھے۔ ڈاکٹر پیری نے کہا:

''اگر بچ گیا تو معجزہ ہوگا''

رات 2 بجے پنڈت جی کے طور بدل گئے دوبارہ ہاتھ زور سے مارے اور ہمیشہ کے لئے وداع ہو گئے۔

لیکھرام کا قاتل کون تھا؟

مصنف ''دھرم ویر پنڈت لیکھرام'' لکھتا ہے کہ:

''وہ پٹنہ بھاگلپور کے آس پاس کا رہنے والا تھا''

آریہ گزٹ لکھتا ہے:

''وہ شاہجہانپور کا ایک بوچڑ تھا''۔

مصنف کتاب مذکور نے قاتل کی شکل صورت وضع قطع، حلیہ، عمر، عادات سب کچھ بیان کیا۔ 15 فروری سے 6 مارچ 1897ء تک قاتل کی صبح و شام کی نقل و حرکت بقید وقت و تاریخ قلمبند کرتا رہا۔ لالہ ہنسراج کے پاس جانا لیکھرام کے متعلق دریافت کرنا۔ اگلے دن کالج ہال میں گھومتے دیکھا جانا۔ معلوم کرنا کہ یہ پنڈت لیکھرام کو ڈھونڈ رہا ہے۔ گھر، دفتر اور اسٹیشن کے 20 کے قریب چکر لگانا۔ ڈاکٹر سے دوائی پلانا، بزاز سے کپڑا لے کر ماتا جی کے پاس بھیجنا، پنڈت جی کے گھر پر کھانا کھاتے دیکھا جانا۔ کھڑکی میں بیٹھ کر منہ باہر کی طرف کر کے بیٹھے دیکھتے رہنا۔ 15 فروری سے 6 مارچ تک کئی لوگوں کی نظروں میں اس شخص کا مشتبہ ہونا اس کا حلیہ سب کی نظروں میں جما ہوا تھا۔ اس کا جلد ہی تلاش کر لینا کچھ بھی دشوار نہ تھا۔ خواہ وہ ملک کے کسی بھی گوشہ میں چھپا ہوتا۔ اگر مصنف کتاب ''دھرم ویر پنڈت لیکھرام'' بجائے ہیں

بائیس سال بعد اپنی معلومات شائع کرنے کے انہیں دنوں اپنے چشم دید حالات ایف، آئی، آر میں درج کرا دیتا تو یقیناً پولیس اسے بھی شامل تفتیش کر لیتی اور یقیناً کئی اور حالات بھی منظر عام پر آ جاتے۔ مگر باوجود ان سب واقعات کے اور بقول مسٹر کرسٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کہ:

''گورنمنٹ کو مدت سے معلوم تھا کہ پنڈت لیکھرام پر مخالفوں کی طرف سے ہر طرح کے حملے ہوں گے اور اس لئے پولیس کو خفیہ ہدایات رہتی تھیں کہ ہر جگہ ان کی حفاظت مدنظر رکھیں۔

(کلیات آریہ مسافر ص الف)

بایں ہمہ لیکھرام پر قاتلانہ حملہ ہو جاتا اور قاتل کا نظروں سے غائب ہو جانا ظاہر کرتا ہے کہ یہ وہی قوی ہیکل مہیب شکل جس کے چہرے سے خون ٹپکتا تھا اور وہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص تھا گویا انسان نہیں ملائک شداد غلاظ سے تھا۔ جس سے لوگ پنڈت جی کو خبردار کیا کرتے تھے جس کے متعلق بزاز نے پنڈت جی سے کہا تھا:

''کیسا بھیانک منشیہ ہے''

اور یہ کہ قوی ہیکل مہیب شکل کا آدمی ہے اور جسے ''مرتیوں کی مورتی'' (موت کا دیوتا) کہا گیا۔

قاتل کون تھا؟ کہاں چلا گیا؟ واللہ اعلم بالصواب!

بدزبانیاں کرنے والے کی سزا دہی کے لئے جو بھی مامور تھا حکم کی تعمیل کر کے چلا گیا۔ یفعلون ما یؤمرون میں سے کوئی ایک ہوگا جس کا تلاش کرنا انسانی طاقت سے باہر تھا۔

لیکھرام اور حضرت مسیح موعود کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی اس کا ذکر اختصار کے ساتھ کیا جا چکا ہے لیکھرام نے کہا میں تمہاری پیشگوئیوں کو واہیات سمجھتا ہوں میری نسبت جو چاہو شائع کر دو''۔

رب العرش خیر الماکرین سے اپنی نسبت نشان اور نشان بھی فیصلہ کن مانگا۔ حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر پیشگوئی شائع فرما دی کہ چھ سال کے عرصہ کے اندر عذاب شدید میں مبتلا ہوگا اور وہ دن عید کے ساتھ ملا ہوگا اس کے بالمقابل لیکھرام نے لکھا:

میرا الہام تو تین سال کے اندر اندر آپ کا سب خاتمہ بتلاتا ہے آپ کی ذریت بہت جلد منقطع ہو جائے گی''

اور لکھا کہ:

''جو کچھ احقر نے لکھا ہے حرف بحرف خدا تعالیٰ کے حکم سے لکھا گیا ہے''۔

لیکھرام نے اللہ تعالیٰ پر عمداً جھوٹ باندھا۔

لیکھرام کی ناکام زندگی

لیکھرام 6 مارچ 1897ء کو کسی غیبی ہاتھ سے قتل ہوا۔ وہ شخص جس نے خدا کی طرف منسوب کر کے کہا تھا کہ تین سال کے اندر اندر تمہارا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس کا اپنا انجام یہ ہوا کہ:

تعلیم سے محروم رہا۔ ساڑھے چار سال کی ملازمت کے دوران دو دفعہ ڈی گریڈ ہوا۔ لائن حاضر کر دیا گیا۔ ملازمت سے بددل ہو کر استعفیٰ دے دیا رسالہ جاری کیا کہیں سے مالی امداد نہ مل سکی رسالہ بند کرنا پڑا۔

12 جون 1895ء کو چھوٹا بھائی طوطا رام کے مرنے کی خبر آئی۔ تو لکھا:-

''حیرانی پر حیرانی ہے''۔

4 مارچ 1896ء کو باپ مر گیا۔ 28/اگست 1896ء کو اکلوتا بیٹا جو اسے بہت پیارا تھا مر گیا۔

6 مارچ 1897ء کو خود قتل ہوا۔

بیوی کو اس کے سسرال والوں نے طعنے دے دے کر پریشان کر دیا جس سے اسے ٹی بی ہو گئی اور وہ بیچاری کسمپرسی کی حالت میں مر گئی۔ لیکھرام نے خیر الماکرین سے فیصلہ کن نشان مانگا تھا۔ چنانچہ فیصلہ کن نشان اسے دے دیا گیا۔ جو دوسروں کے لئے عبرت کا مقام ہے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ لیکھرام پر وہی چھری چلی جو زبان کی چھری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں چلایا کرتا تھا۔

جس شخص نے کہا تھا کہ تین سال کے اندر تمہارا مکمل خاتمہ ہو جائے گا۔ اور کوئی نام لینے والا بھی نہ رہے گا۔ خود اس کا اپنا تین سال کے اندر اندر مکمل خاتمہ ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''[illegible] پر حملہ کرنے میں اور [illegible] کے بے جا دل دکھانے میں آریوں کے درمیان ایک طرح کی تریمورتی تھی جن میں سب سے بڑھ کر لیکھرام تھا۔ اور اس کے بعد اندرمن اور الکھ دھاری تھے .... ان تینوں نے خصوصاً لیکھرام نے بڑی بے ادبیاں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کا طریق ہے کہ جس راہ سے کوئی بدی کرے اسی راہ سے گرفتار کیا جاتا ہے چونکہ لیکھرام نے زبان کی چھری کو (دین) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برخلاف حد سے بڑھ کر چلایا اس واسطے خدا تعالیٰ نے اس کو چھری سے سزا دی۔ لیکھرام کے معاملہ میں غیب کا ہاتھ کام کرتا ہوا صاف طور پر دکھائی دیتا ہے۔ اس شخص کا شدھ ہونے کے لئے اس کے پاس آنا۔ اس کا اس پر بھروسہ کرنا۔ یہاں تک کہ اپنے گھر میں بلاتکلف اس کو لے جانا۔ شام کے وقت دیگر ملاقاتیوں کا چلا جانا۔ ان کا اکیلا رہ جانا۔ عین عید کے دوسرے دن اس کا اس کام کے لئے عازم ہونا۔ لیکھرام کا لکھتے لکھتے کھڑے ہو کر انگڑائی لینا اور اپنے پیٹ کو سامنے نکالنا۔ اور چھری کا وار کاری پڑنا۔ مرتے دم تک اس کی زبان کو خدا کا ایسا بند کرنا کہ باوجود ہوش اور اس علم کے کہ ہم نے اس کے برخلاف پیشگوئی کی ہوئی ہے۔ ایک سیکنڈ کے واسطے اس شبہ کا اظہار بھی نہ کرنا کہ مجھے مرزا صاحب پر شک ہے پھر آج تک اس کے قاتل کا پتہ نہ چلنا۔ یہ سب خدا تعالیٰ کے فعل ہیں۔ جو ہیبت ناک طور پر اس کی قدرت اور طاقت کا جلوہ دکھا رہے ہیں۔ لیکھرام بڑا ہی زبان دراز تھا اور اس کے بعد کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا''۔ (ملفوظات جلد اول ص 387)

اور فرمایا:

''لیکھرام کا نشان ایک شمشیر برہنہ کی طرح تھا۔ پانچ سال پیشتر بذریعہ اشتہار فریقین کی طرف سے یہ پیشگوئی شائع کی گئی۔ اور خود لیکھرام جہاں جاتا اس پیشگوئی کو سناتا اس میں کوئی شرط نہ تھی۔ اور وہ صاف تھی۔ اگر وہ زندہ رہتا تو بیشک قیامت برپا ہو جاتی لیکن یہ تب ہوتا اگر خدا تعالیٰ کی باتیں نہ ہوتیں۔ بیشک پھر انجام رسوائی کے ساتھ ہوتا کیا محمد حسین چپ رہتا؟ اب بھی جب یہ نشان پورا ہو گیا اور لاکھوں انسانوں نے اس پیشگوئی کی صداقت کو تسلیم کر لیا وہ کہتا ہے کہ جماعت کے کسی آدمی نے قتل کر دیا ہوگا۔ افسوس یہ لوگ اتنا نہیں سمجھتے کہ وہ مرید کیسا خوش اعتقاد ہوگا جو ایسے پیر پر بھی اعتقاد رکھ سکتا ہے جو اسے قتل کی ترغیب دے۔ اور اپنی پیشگوئیوں کو اپنی صداقت کا معیار قائم کر کے اور پھر ان کو پورا کرنے کے لئے مریدوں کو ناجائز وسائل اختیار کرنے کی تعلیم دے۔ شرم ہے ایسے خیالات پر۔

افسوس یہ لوگ اتنا نہیں سمجھتے کہ کیا لیکھرام نے میرے کسی باپ دادا کو قتل کر دیا تھا۔ اس نے میری ذات کو کسی قسم کی تکلیف اور ایذا دی تھی؟ ہاں اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر وہ گستاخانہ حملے کئے اور وہ بے ادبیاں کیں کہ میرا دل کانپ اٹھا اور میرا جگر پارہ پارہ ہو گیا۔ میں نے اس کی بے ادبیوں اور شوخیوں کو ٹکڑے ٹکڑے ہوئے دل کے ساتھ خدا کے حضور پیش کیا۔ اس لئے ان شوخیوں اور گستاخیوں کے عوض میں اس کی نسبت مجھے یہ پیشگوئی عطا فرمائی''۔ (ملفوظات جلد دوم ص 113)

حضور اقدس نے لیکھرام کی خواہش پر کہ رب العرش خیر الماکرین سے میری نسبت کوئی نشان مانگیں تا فیصلہ ہو۔ اور یہ لکھنے پر کہ:

''میں تمہاری پیشگوئیوں کو واہیات سمجھتا ہوں''

حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اعلان فرما دیا کہ چھ سال کے اندر عذاب شدید میں مبتلا ہوگا۔ اور یہ کہ وہ ہلاک ہونے والوں میں سے ہے۔ اس کے بالمقابل لیکھرام نے کہا کہ:

''ہمارا الہام کہتا ہے کہ تین سال کے اندر اندر تمہاری نسل منقطع ہو جائے گی اور دنیا میں تمہارا نام لینے والا کوئی نہ ہوگا''

واقعات نے ثابت کر دیا کہ کس کی نسل منقطع ہوئی اور کون دنیا سے نامراد اٹھ گیا۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے انذاری نشان اس لئے دکھائے جاتے ہیں کہ تا لوگ ان پر غور کریں اور تا ہدایت پائیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''ہماری جماعت جس نے مجھے پہچانا ہے کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ان نشانات کو باسی نہ ہونے دے۔ اس سے قوت یقین پیدا ہوتی ہے اس لئے ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ ان نشانات کو بوسیدہ نہ ہونے دیں''۔ (ملفوظات جلد چہارم ص 113)

نوکریاں نہیں پیشے اختیار کریں

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

''یہ آزادی محدود آزادی ہے۔ آزادی اس چیز کا نام ہے کہ ہمارا ملک دوسرے ممالک کو چیلنج کر سکے کہ تم ہمارا مقاطعہ کرتے ہو تو کرو ہمیں کوئی خطرہ نہیں۔ توپیں یہاں بن رہی ہوں، ہوائی جہاز یہاں بن رہے ہوں۔ ریلوے کے انجن یہاں بن رہے ہوں۔ ٹریکٹر لاریاں موٹر اور دوسری چیزیں یہاں تیار کی جا رہی ہوں۔ یہ خیال کر لینا کہ روٹی تو ہر حالت میں ملتی ہے۔ زیادہ کوشش کی کیا ضرورت ہے ہماری غلامی کو لمبا کرتا ہے۔ لیکن اگر ہم روٹی کو لات ماریں اور تجارتوں، ایجادوں، زراعتوں اور صنعتوں میں لگ جائیں تو شاید کچھ عرصہ تک ہمیں تکلیف بھی ہو یا ہماری نسل بھی کچھ عرصہ تک تکلیف اٹھائے لیکن ایک وقت ایسا آئے گا۔ جب ہم اپنے خاندان اور ملک کیلئے ایک مفید وجود بن سکیں گے اور ہماری ساری تکالیف رفع ہو جائیں گی۔ پس میں اپنے نوجوانوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ تعلیم محض اس لئے حاصل نہ کریں کہ اس کے نتیجہ میں انہیں نوکریاں مل جائیں گی۔ نوکریاں قوم کو کھلانے کا موجب نہیں ہوتیں۔ بلکہ نوکر ملک کی دولت کو کھاتے ہیں۔ اگر تم تجارتیں کرتے ہو۔ صنعتوں میں حصہ لیتے ہو۔ ایجادوں میں لگ جاتے ہو تو تم ملک کو کھلاتے ہو اور یہ صاف بات ہے کہ کھلانے والا کھانے والے سے بہترین ہوتا ہے۔ نوکریاں بے شک ضروری ہیں لیکن یہ نہیں کہ ہم سب نوکریوں کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم زیادہ سے زیادہ پیشے اختیار کریں تاکہ ملک کو ترقی حاصل ہو اور کم سے کم ملازمتیں کریں۔ صرف اتنی جن کی ملک کو اشد ضرورت ہو''۔ (فرمودہ 21 نومبر 1952ء الفضل 14 دسمبر 1952ء)

(مرسلہ: نظارت امور عامہ ربوہ)

نیکی کا اجر ضائع نہیں ہوتا

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

''تذکرۃ الاولیاء میں میں نے پڑھا تھا- کہ ایک آتش پرست بڈھا نوے برس کی عمر کا تھا- اتفاقاً بارش کی جھڑی جو لگ گئی ہے تو وہ اس جھڑی میں کوٹھے پر چڑیوں کے لئے دانے ڈال رہا تھا- کسی بزرگ نے پاس سے کہا کہ ارے بڈھے تو کیا کرتا ہے- اس نے جواب دیا کہ بھائی چھ سات روز متواتر بارش ہوتی رہی چڑیوں کو دانہ ڈالتا ہوں- اس نے کہا کہ تو عبث حرکت کرتا ہے تو کافر ہے تجھے اجر کہاں- بوڑھے نے جواب دیا مجھے اس کا اجر ضرور ملے گا-

بزرگ صاحب فرماتے ہیں کہ میں حج کو گیا تو دور سے کیا دیکھتا ہوں کہ وہی بڈھا طواف کر رہا ہے- اس کو دیکھ کر مجھے تعجب ہوا اور جب میں آگے بڑھا تو پہلے وہی بولا کہ میرا دانے ڈالنا ضائع گیا یا ان کا عوض ملا!'' اب خیال کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کافر کی نیکی کا اجر بھی ضائع نہیں کیا تو کیا مسلمان کی نیکی کا اجر ضائع کر دے گا-'' (ملفوظات جلد اول ص 46)

احمدیہ تاریخ میں 1905ء کی اہمیت

مرسلہ: نظارت بہشتی مقبرہ

نظام وصیت اور 1905ء کے سال میں باہم گہرا رشتہ اور تاریخی اتحاد ہے۔ لیکن دراصل 1905ء کی تاریخی اہمیت صرف وصیت کے باعث ہی نہیں بلکہ بہت سے دیگر اور اہم پہلو بھی ہیں۔

1905ء سے قبل ہی لیکن 1905ء کے سال میں خصوصیت سے سیدنا حضرت مسیح موعود کو اپنی وفات کے قریب ہونے کے بارہ میں الہامات کثرت سے ہو رہے تھے۔ جن سے ایک طرف حضور خود اور دوسری طرف اعزاء اور جماعت کے مخلصین سخت فکر مند تھے کہ حضور کی رحلت کے بعد جماعت کا مستقبل کیسا اور کیونکر محفوظ ہوگا۔ چنانچہ اس بارہ میں جو کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کی راہنمائی اور اطمینان قلبی کے سامان کئے گئے ان میں سب سے اہم، بابرکت اور مستقبل کے لحاظ سے ہر طرح کی اصلاح اور فلاح کا گویا ضامن نظام خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ پر عیاں کیا گیا۔ جس کے تحت آپ نے ''رسالہ الوصیت'' تحریر فرمایا۔ اور اس میں الٰہی انکشافات کی روشنی میں آپ نے یہ عظیم الشان حقیقت واضح فرمائی کہ خدا تعالیٰ کے مامورین کا یہ منشاء ہوتا ہے۔ کہ ''خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔

غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے اول خود مامورین کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے دوسرے ایسے وقت میں جب مامور کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے''

پھر بڑی تحدی اور الٰہی انکشاف کے تحت فرماتے ہیں:

''سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی۔ جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے.............''

پس 1905ء کا مبارک سال جہاں غم اور بھاری صدمے کے آثار لئے ہوئے تھا۔ وہاں قدرت ثانیہ کی عظیم بشارت بھی اپنے جلو میں لئے ہوئے تھا۔ ہاں وہی قدرت ثانیہ جس کا سلسلہ قیامت تک انشاء اللہ تعالیٰ منقطع نہیں ہوگا۔ اور اس بشارت ربانی کا اظہار و اعلان عام ہونے پر اب ایک صدی پوری ہونے کو ہے۔ اور قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر بفضلہ تعالیٰ اس وقت عالمگیر جماعت احمدیہ کی سرپرستی اور راہنمائی فرما رہے ہیں۔ اور دعا کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت ثانیہ کے اس پانچویں مظہر کے مبارک عہد میں پوری صدی کے بعد آنے والا سال 2005ء نئی بشارتوں، عالمگیر فتوحات اور اعجازی قدرتوں والا سال ثابت ہو۔ آمین

پس دعاؤں کے ایک لمبے دور میں سے گزر کر اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بے مثل بجا آوری کے بعد الہامات الٰہیہ کی روشنی میں آپ نے یہ عظیم الشان پیش خبری تحریر فرمائی کہ قدرت اولیٰ کے بعد خدا تعالیٰ قدرت ثانیہ کا اجراء فرمائے گا۔ جو قیامت تک تمہارے ساتھ رہے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ بفضل خدا تعالیٰ۔

1905ء کے سال کا دوسرا تاریخی پہلو اجمالاً سیدنا حضرت مسیح موعود کے قلم مبارک سے ''رسالہ الوصیت'' میں یہ ریکارڈ ہے کہ اس سال میں سیدنا حضرت مسیح موعود کے نہایت فدائی، مقرب و جاں نثار خادم وفات پا گئے یعنی کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی اندوہناک وفات 11 اکتوبر 1905ء کو ہوئی۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کی قبر سب سے پہلی قبر ہے۔ آپ کی قبر پر سیدنا حضرت مسیح موعود کی ایک فارسی زبان میں نظم کتبہ پر درج ہے۔ جو کندہ کروا کے لگائی گئی۔ اس فارسی نظم کے چند اشعار کا فارسی سے ترجمہ ذیل میں ملاحظہ ہو:

''مولوی عبدالکریم مرحوم کی خوبیاں کس طرح بیان کی جائیں وہ عبدالکریم جس نے دین کے راستہ میں شجاعت اور بہادری کے ساتھ لڑتے ہوئے جان دی ہے وہ دین کا ایک زبردست پہلوان تھا۔ جس کا نام خود خدا نے اپنے ایک الہام میں ''...... کا لیڈر'' رکھا ہے وہ حق کے اسرار کا راز دار تھا۔ اور دینی معارف کا خزانہ تھا اگرچہ اس آسمان کے نیچے بڑے بڑے نیک لوگ پیدا ہوئے ہیں۔ مگر اس آب و تاب کا موتی کم دیکھنے میں آیا ہے۔ اس قسم کے یک رنگ دوست کی جدائی سے دل میں درد اٹھتا ہے لیکن ہم اپنے خدا کے فعل پر ہر حال میں راضی و شاکر ہیں''۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات کا صدمہ ابھی تازہ ہی تھا کہ 3 دسمبر 1905ء کو جماعت کے ایک اور بزرگ اور حضرت مسیح موعود کے نہایت دیرینہ خادم اور صوفیانہ طبیعت رکھنے والے حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی وفات پا گئے۔ آپ کو سیدنا حضرت مسیح موعود سے پہلی ملاقات کا شرف ہشیار پور میں حاصل ہوا جبکہ حضور چلہ کشی کے پروگرام سے ہشیار پور تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ حضرت مولوی برہان الدین صاحب کہلاتے جہلمی تھے۔ لیکن ابتداءً آپ کا پیدائشی وطن کھاریاں (ضلع گجرات) کے قریب ایک گاؤں تھا جس کا نام ''بوریانوالی'' ہے۔ بعد میں جہلم منتقل ہوئے اور وہیں وفات پائی۔ اس لئے جہلمی کہلاتے تھے۔

ان دونوں بزرگوں کی وفات سے جماعت میں بڑا خلا محسوس ہونے لگا اور الہامی زبان میں یہ دو بڑے شہتیر تھے جو ٹوٹ گئے اور ان کی وفات سے تھوڑا عرصہ قبل سیدنا حضرت مسیح موعود کو الہام بھی ہوا تھا۔ ''دو شہتیر ٹوٹ گئے.........'' ان دونوں بزرگوں کی وفات سے دو طرح کا خلا پیدا ہوا:-

(الف) علمی میدان میں دونوں بزرگوں کی بڑی اہمیت تھی اور دینی علم کے میدان میں بلند مقام رکھتے تھے۔

(ب) باعمل برگزیدہ اور خدا تعالیٰ سے خاص تعلق اور قرب کا مقام رکھنے والے وجود تھے اور ان کی وفات سے جماعت میں بزرگوں کا گویا خلا پیدا ہوا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے بڑی دعاؤں کے بعد جماعت میں ذی علم وجودوں کی فراہمی کے لئے مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھنے کا اعلان دسمبر 1905ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر فرمایا۔ اس مدرسہ کے ذریعہ دینی علم رکھنے والے، قرآن و حدیث کے علم میں نمایاں اور امتیازی مقام رکھنے والے علماء کی تیاری کا منصوبہ تھا۔

نیز اعلیٰ علم کے ساتھ ساتھ روحانی اعتبار سے بھی ماحول میں امتیازی رنگ رکھنے والے مخلصین کی تیاری مقصود تھی۔ ان دونوں علمی اور عملی فضیلتوں کے حصول کی خاطر احباب جماعت کے لئے دو نظام جاری فرمائے۔ ایک مدرسہ احمدیہ کا نظام اور دوسرا وصیت کا نظام قائم فرمایا۔ تا کہ جماعت کی مستقبل میں سامنے آنے والی بھاری ذمہ داریوں اور ضرورتوں کے لئے دونوں پلڑے برابر ترقی پذیر رہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود وصیت کے نظام کے تحت فراہم ہونے والے اموال کے مصرف پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

''یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہے گی اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی ''دین'' اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسب ہدایت مذکورہ بالا خرچ کرینگے۔ اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دے گا۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ اشاعت ''دین'' کے لئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جائینگے اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعت ''.........'' میں داخل ہے۔ جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے''

پس 1905ء کا تاریخی سال اپنے جلو میں دو خاص مقاصد کو لئے ہوئے تھا۔ اول ذی علم و معرفت علماء کی تیاری جس کے لئے مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھنے کا فیصلہ فرمایا۔ اور دوسرے یہ کہ روحانی اعتبار سے بزرگ وجودوں کی تیاری و فراہمی اور اس کے لئے وصیت کا نظام جاری فرمایا اور ایسی شرائط معین کر دیں کہ دینی اور روحانی اعتبار سے مخلص، باعمل افراد کی تیاری کا عظیم مقصد پورا ہوتا رہے اور عمومی نصائح و ہدایات کے علاوہ نظام وصیت میں تیسری شرط یہ رکھی کہ وصیت کے تحت ضروری ہوگا کہ:

''اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچا اور صاف ''فرمانبردار'' ہو''

اس شرط کی اہمیت کو خوب واضح کرنے اور دینی عملی تقاضوں کو خاص وزن دینے لئے مزید ایک شرط بیان فرما دی تا کہ کسی شخص کے ذہن میں یہ ہلکا سا تصور بھی نہ آنے پائے کہ وصیت کا منصوبہ کسی دنیوی مقصد اور حصول زر کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ بلکہ اس کی اصل روح اور بنیادی مقصد محض تقویٰ شعار گروہ کی تیاری اور ترقی اصل مقصد ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

''ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائیداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا۔ اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا۔ اور صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے''

پس وصیت کی سب سے مقدم روح جماعت کے اندر باعمل، تقویٰ شعار اور للّٰہی زندگی گزارنے والے افراد کی افزائش ہے۔ اور اس کے لئے آئیڈیل مثال حضرت مولوی عبدالکریم اور حضرت مولوی برہان الدین کی جماعت میں محفوظ ہے۔ ان کے نقش قدم پر چل کر ایک موصی اپنی وصیت کو حقیقی رنگ دے سکتا ہے۔ اور اس طرح 1905ء کا سال تین نئے نظام لایا۔ اول: قدرت ثانیہ کا نظام، دوم: سلسلہ میں ذی علم کھیپ کی تیاری کے لئے مدرسہ احمدیہ کا نظام سوئم: علمی شخصیتوں کو اعلیٰ عملی قدروں کی بلندی کی طرف لے

جانے والا وصیت کا نظام۔ گویا نور علیٰ نور کی روح کو تابندہ کرنے والا یہ نظام اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا:

نظام وصیت میں شمولیت کی جو شرائط دینی اور تقویٰ و تعلق باللہ کی اوپر بیان کی گئی ہیں۔ ان کا ظاہری دائرہ تعلق باللہ ہی ہے۔ لیکن یہ ممکن نہیں ہوا کرتا۔ کہ ایک شخص خدا تعالیٰ سے تو قربت کا دعویٰ اور تعلق رکھتا ہو۔ لیکن خدا تعالیٰ کی مخلوق سے دور، بے تعلق اور حقوق العباد سے غافل ہو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ ایسے وجودوں کے فیض کے چشمے کئی رنگ اور کئی طریقوں سے جاری فرما دیا کرتا ہے تاکہ ایک طرف اگر ان خدا کے فدائی اور عاجز بندوں کی محبت خدا تعالیٰ سے ظاہر ہو۔ تو اسی خدا کی مخلوق کی خدمت بھی خدا تعالیٰ سے ان کی محبت کا منہ بولتا ثبوت ٹھہرے۔ اور خدا کی مخلوق ان کے فیض سے فیضیاب ہو۔ پس نظام وصیت کے تحت ایک طرف موصی کا اٹوٹ رشتہ اپنے خالق و مالک خداوند سے ہے۔ تو دوسری طرف خدا تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت، بھلائی، اور بہبودی کے لئے وہ اپنے عزیز مال اور جائیداد کو پیش کرتے ہیں اور اس کے دو نتیجے سامنے آتے ہیں۔ اول مخلوق خدا کی خدمت اور دوسرے مال کو قربان کر کے خدا تعالیٰ کی محبت کو ترجیح دینے کا کردار۔ کیونکہ جس قدر انسان دنیا میں خدا تعالیٰ سے دور ہٹتے ہیں وہ مال ہی کی اندھی محبت کے مارے ہوئے ہوتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے قائم فرمودہ نظام وصیت میں ایک طرف موصی تقویٰ اور تعلق باللہ کو مقدم ٹھہراتا ہے اور دوسری جانب خدا تعالیٰ کی محبت سے دور لے جانے والے مال کو ٹھکراتا ہے۔ اور نہ صرف اپنی زندگی میں بلکہ بعد وفات بھی مالی قربانی کا جذبہ اس کا ٹھنڈا نہیں پڑتا۔ اور ترکہ میں سے بھی اپنی مالی قربانی کی وصیت کرتا ہے اور اپنے ورثاء کو یہ سبق بھی عملاً دے جاتا ہے۔ کہ وہی مال مفید اور بابرکت ہوتا ہے جو خدا کی محبت میں اس کی مخلوق کی بھلائی کے لئے خرچ ہو۔ اور نہ صرف زندگی میں بلکہ بعد وفات بھی قربانی کا عمل جاری رہے۔ پس 1905ء کے سال کا ایک نظام وصیت کے نظام کا مالی قربانی کا ہے۔ کہ دنیا کی اور خصوصیت سے مال کی محبت کو موصی پوری طرح تیاگ دے۔ جس کا ایک طریق یہ ہے کہ زندگی بھر اپنی آمدن کا ایک مخصوص حصہ باقاعدگی سے جماعتی نظام کو پیش کرتا رہے۔ اور بعد وفات اپنے ترکہ میں سے بھی حسب شرح وصیت اس کی مالی قربانی کا فیض فوراً بند نہ ہو جائے۔

وصیت کے مالی نظام کو جاری ہونے پر اب صدی پوری ہونے والی ہے موصیوں کی تعداد مسلسل ایک صدی سے بڑھتی چلی آ رہی ہے اور دنیا کے گوشے گوشے میں ایسے فدائیت کے پیکر موصی موجود ہیں جو ایک طرف نظام وصیت کے دینی اور مالی پہلوؤں پر عمل کرنے والے ہیں تو دوسری اپنی قربانیوں سے مخلوق خدا کی خدمت و محبت کا حق ادا کر رہے ہیں۔ اور ہر روز ان کی تعداد اور قربانی میں اضافہ پہ اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ اور انسانی تاریخ میں کوئی ایسی مثال نہیں کہ کبھی خدا کی رضا کے حصول کے لئے ایک طرف عملی کردار کو خالصۃً دینی رنگ میں رنگین کیا گیا ہو اور اس کے ساتھ ساتھ مالی قربانی اتنے تسلسل اور اتنی باقاعدگی سے اور ہر روز اس میں اضافہ کی روح کو تابندہ رکھا گیا ہو۔ ایک صدی پوری ہو رہی ہے اور نظام وصیت کے یہ دونوں پہلو ہر آن ترقی اور استحکام سے مزین ہیں۔ پس 1905ء کے سال کا یہ چوتھا مبارک نظام ہے۔

1905ء کے سال میں ایک اور بابرکت نظام بھی ایک عدیم المثال نظام ہے جس کو سیدنا حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ کی طرف سے بار بار کی رویا، کشوف اور الہامات و راہنمائی کے بعد جاری فرمایا اور وہ بہشتی مقبرہ کا قیام ہے۔ اس بارے میں حضور تحریر فرماتے ہیں:

"مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہو گی ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے اور ایک جگہ مجھے دکھائی گئی۔ اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔ تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی کہ جماعت کے لئے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خریدا جائے ...... اب اخویم مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات کے بعد جب کہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحی الٰہی ہوئی میں نے مناسب سمجھا کہ قبرستان کا جلدی انتظام کیا جائے۔ اس لئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے۔ جس کی قیمت ہزار روپے سے کم نہیں اس کام کے لئے تجویز کی......"

اس طرح بہشتی مقبرہ کا قیام عمل میں آیا۔ تاکہ خدا تعالیٰ کے وہ عاجز اور فرمانبردار بندے جنہوں نے خدا کی محبت کو مقدم رکھا اور زندگی بھر وفاداری کا عمدہ نمونہ قائم کیا۔ اور خدا کی مخلوق کی بھلائی اور خدمت کے لئے مال کی قربانی تادم واپسیں پیش کرتے رہے۔ وہ بعد از وفات:

(الف) ایسی جگہ دفن ہوں جو الٰہی بشارتوں کی مورد و مصداق ہو۔

(ب) ایسے مخلصین ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ جس طرح دنیا میں ایک خاص طبقہ کے وہ فرد تھے۔ بعد وفات بھی اسی طبقہ میں مجتمع ہوں۔

(ج) تاکہ ان کی قربانیوں اور عمدہ نمونہ سے بعد والی نسلیں یکجائی طور پر انہیں پائیں۔ تو سبق حاصل کریں۔

(د) تاکہ دنیا بھر سے زیارت مرکز کے لئے آنے والے مخلصین جب انہیں ایک ہی جگہ پائیں۔ تو بے اختیار ان سب کے لئے دعائیں کریں۔

(ھ) جب دنیا کے گوشہ گوشہ سے آنے والے مخلصین اپنے پیشرو فدائیان سلسلہ کے لئے دعا کو لئے ہاتھ اٹھائیںگے۔ بلاشبہ رحیم و کریم خدا دعا کے لئے اتنے اٹھنے والے ہاتھوں کی ضرور لاج رکھے گا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں، تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے۔ ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں"

پس یہ دنیا بھر میں منفرد نظام ہے۔ جس کے تحت زندگی بھر وفا اور جاں نثاری کی ڈگر پر رواں رہنے والے خوش نصیب بعد وفات بھی اکٹھے اور یکجا ہوں گے اور دنیا بھر سے آنے والوں کی محبت بھری دعاؤں کی ٹھنڈی ہوائیں انہیں پہنچتی رہیں گی اور وہ بعد وفات بھی ایک عمدہ نمونہ اور مخلصانہ اسوہ کا ذریعہ بنے رہینگے۔

یہاں اس شبہ کا ازالہ بھی سیدنا حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں کر دینا مناسب ہوگا کہ تا کسی کو غلط فہمی نہ رہے۔ حضور فرماتے ہیں:

"کوئی نادان اس قبرستان اور اس کے انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے اور انسان کا اس میں دخل نہیں اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا"۔

اور اس امر میں ہرگز کوئی شبہ نہیں رہ جاتا۔ کہ ایسے خوش قسمت بندے بلاشبہ خدا کی بخشش اور رحمت کے ٹھنڈے سایوں کے نیچے ہوں گے جن کے لئے خدا کے پیارے مسیح موعود نے دعائیں کی ہیں۔ ذیل میں صرف ایک اقتباس دعائیہ ملاحظہ ہو:

"میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو۔ جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا۔ اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور ......وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا رب العالمین"

پس یہ مبارک نظام ہیں۔ جن کی آج سے ٹھیک ایک صدی قبل 1905ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ کی راہنمائی اور اسی کی منشاء مبارک کے تحت بنیاد رکھی۔ اور آئندہ سال جب کہ 2005ء کا سال آنے والا اور نئی صدی کی ابتداء ہونے والی ہے۔ تو ان مبارک نظاموں کے ثمرات اور سائے دنیا بھر کو اپنی لپیٹ میں لے لیں آمین۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35916 میں حاج فریدہ نسوشن بنت بائی یک نسوشن پیشہ پنشنر عمر 60 سال بیعت 1974ء ساکن سماٹرا انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 17-12-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ 80 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی -/40000000 روپے۔ حق مہر -/200000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 20 گرام مالیتی -/1400000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/513000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ حاج فریدہ نسوشن بنت بائی یک نسوشن انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Zaini Tanjung وصیت نمبر 25850 گواہ شد نمبر 2 عمران ایم وصیت نمبر 25852

مسل نمبر 35917 میں Tarmo Wendi ولد Wendy پیشہ پرائیویٹ عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 25-4-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زمین رقبہ 1400 مربع میٹر واقع Cikatubang انڈونیشیا مالیتی -/10000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/75000 روپے ربعاجی آمد بصورت متفرق ذرائع ہے اور اس وقت مبلغ -/300000 روپے ربعاجی آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا

اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد Tarmo Wendi ولد Wendi جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Ai.Rayatijp وصیت نمبر 25707 گواہ شد نمبر 2 Enung Nurhayati وصیت نمبر 31078

مسل نمبر 35918 میں نعیمہ امین یعقوب زوجہ دھل وقار یعقوب پیشہ ریٹائرڈ عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن USA بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 14-4-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔مکان واقع Wisconsin USA, کا نصف حصہ مالیتی -/47050 ڈالر US۔2۔طلائی زیورات وزنی 124.4 گرام مالیتی 360 ڈالر US۔ 3۔نقرئی زیورات مالیتی -/80 ڈالر US۔4۔حق مہر -/500 ڈالر US۔اس وقت مجھے مبلغ -/420 ڈالر ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ نعیمہ امین یعقوب زوجہ دھل وقار یعقوب USA گواہ شد نمبر 1 نصراللہ USA گواہ شد نمبر 2 خالد ولید USA

مسل نمبر 35919 میں میر افتخار احمد ولد میر احمد علی صاحب پیشہ ریٹائرڈ عمر 74 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو یارک USA بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 29-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔مکان واقع نیو یارک کا نصف حصہ مالیتی -/104500 ڈالر۔اس وقت مجھے مبلغ 1465.87 ڈالر ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد میر افتخار احمد ولد میر احمد علی USA گواہ شد نمبر 1 میر مبارک احمد USA گواہ شد نمبر 2 مبشر عالم USA

مسل نمبر 35920 میں محمد ظفر اللہ ولد ناصر احمد صاحب پیشہ کاروبار عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سری لنکا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 30-12-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔مکان رقبہ 24 مرلے واقع سری لنکا کا نصف حصہ مالیتی -/50000000 روپے۔ پرنٹنگ پریس عمارت واقع سری لنکا کا 1/5 حصہ مالیتی -/1000000 روپے۔ پرنٹنگ مشین کا نصف حصہ مالیتی -/1000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد ظفر اللہ ولد ناصر احمد سری لنکا گواہ شد نمبر 1 عبدالعزیز ولد احمد سری لنکا گواہ شد نمبر 2 مرزا نصیر احمد ولد محمد حسین سری لنکا

مسل نمبر 35921 میں ایم ایم محمود احمد ولد اے ایم محی الدین پیشہ کاروبار عمر 61 سال بیعت .... ساکن سری لنکا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔مکان واقع سری لنکا کا 1/4 حصہ مالیتی -/625000 روپے۔ مکان واقع سری لنکا کا 1/4 حصہ مالیتی -/1250000 روپے۔چائے کا فارم واقع سری لنکا کا 1/4 حصہ مالیتی -/2500000 روپے۔کار مالیتی -/1400000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ایم ایم محمود احمد ولد اے ایم محی الدین سری لنکا گواہ شد نمبر 1 نظام خان سری لنکا گواہ شد نمبر 2 ایم آر امیر سری لنکا

گمشدہ طلائی لاکٹ

ایک عدد طلائی چین معہ لاکٹ کہیں گر گئی ہے۔اگر کسی کو ملے دفتر صدر عمومی میں جمع کروا کے عنداللہ ماجور ہوں۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ لکھتے ہیں۔خاکسار کی بیٹی مکرمہ امۃ العزیز محمود صاحبہ کا نکاح ہمراہ مکرم وحید احمد قمر صاحب ابن مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب علامہ اقبال کالونی راولپنڈی مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر۔اسی طرح خاکسار کی دوسری بیٹی مکرمہ امۃ الہادی محمود صاحبہ کا نکاح ہمراہ مکرم مبارک احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد شریف صاحب گروس گراؤ جرمنی مبلغ پانچ ہزار یورو حق مہر پر محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے مورخہ 8 فروری 2004ء بعد نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں پڑھایا۔دونوں بچیاں محترم چودھری رحمت اللہ صاحب سابق نائب امیر گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد کی پوتیاں اور محترم چودھری محمد شریف صاحب احمد موٹرز راولپنڈی (حال کینیڈا) کی نواسیاں ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ نکاح ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔آمین

نکاح و تقریب رخصتانہ

مکرمہ شفا یوسف صاحبہ بنت مکرم محمد یوسف صاحب بقاپوری اسلام آباد کی تقریب رخصتانہ ایک مقامی ہوٹل میں مورخہ 14 فروری 2004ء کو منعقد ہوئی۔ ان کا نکاح مکرم چوہدری اعزاز خالد صاحب ابن مکرم عبدالستار علیم صاحب حلقہ 2-I/8 اسلام آباد سے مورخہ 9 جنوری 2004ء کو اسلام آباد بیت الذکر میں مکرم حنیف احمد محمود صاحب۔مربی ضلع اسلام آباد نے مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔مورخہ 15 فروری 2004ء کو ایک مقامی ہوٹل میں ولیمہ کی تقریب منعقد ہوئی۔ ان ہر دو تقاریب پر مکرم منیر احمد صاحب فرخ امیر جماعت احمدیہ ضلع اسلام آباد نے دعا کرائی۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے بابرکت کرے۔آمین

ولادت

مکرم اعجاز احمد صاحب رند بلوچ کارکن مدرسۃ الحفظ طلباء لکھتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار اور مکرمہ ارم اعجاز صاحبہ کو مورخہ 30 جنوری 2004ء بروز جمعۃ المبارک چار بیٹیوں کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے۔نومولود کا نام ''اسلوب صبیح احمد'' تجویز ہوا ہے۔نومولود مکرم عطا محمد بلوچ صاحب کا پوتا اور مکرم حضور بخش بلوچ آف بستی رندان ضلع ڈیرہ غازی خان کا نواسہ ہے۔اللہ تعالیٰ بچے کو صحت والی زندگی عطاء فرمائے خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم نصراللہ خان ناصر صاحب ایڈیٹر انصاراللہ لکھتے ہیں۔مکرمہ اختر بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب (ریٹائرڈ ڈویژنل انجینئر ٹیلی کمیونیکشن کراچی) حال آنریری کارکن نظارت امور عامہ مورخہ 5 فروری 2004ء کو بعمر 58 سال فضل عمر ہسپتال میں گردے فیل ہو جانے کی باعث وفات پا گئی ہیں۔ موصوفہ چوہدری سردار خاں صاحب مرحوم نمبردار گولیکی کی بیٹی تھیں لمبے عرصہ سے بیمار چلی آ رہی تھیں۔آپ موصیہ تھیں مورخہ 6 فروری کو بعد نماز عصر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے آپ کا جنازہ پڑھایا۔اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کروائی۔مرحومہ کی یادگار دو بیٹے ہیں جو جرمنی میں مقیم ہیں۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ میاں عبدالشکور یاسر صاحب مورخہ 27 فروری 2004ء بروز جمعۃ المبارک وفات پا گئی ہیں۔مرحومہ کی عمر 62 سال تھی ان کی نماز جنازہ مکرم مقبول احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ نے دارالشکر گراؤنڈ میں پڑھائی۔ ان کی تدفین عام قبرستان میں ہوئی۔قبر تیار ہونے پر مکرم راجہ محمد صادق صاحب صدر محلہ دارالشکر نے دعا کرائی۔مرحومہ پابند صوم وصلوٰۃ اور تہجد گزار تھیں۔مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں۔پسماندگان میں چار بیٹے دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔جو سب شادی شدہ ہیں۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

عطیہ چشم کے لئے وصیتی فارم دفتر آئی بینک ایوان محمود سے حاصل کریں۔
فون 212312

ربوہ میں طلوع وغروب 6 مارچ 2004ء

طلوع فجر	5:07
طلوع آفتاب	6:28
زوال آفتاب	12:20
غروب آفتاب	6:12

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم ڈاکٹر شیخ مبارک احمد صاحب آف سویڈن و مکرمہ حمیرا مبارک صاحبہ کو دوسرا بیٹا عطا کیا ہے۔ نومولود کا نام ابراہیم احمد تجویز ہوا ہے۔ جو کہ مکرم شیخ غلام احمد صاحب مرحوم آف بہاولنگر کا پوتا اور مکرم مرزا عبدالباسط صاحب ربوہ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ نومولود کو صحت والی لمبی عمر دے نیک اور خادم دین بنائے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

میٹرک کے امتحانات اور درخواست دعا

پاکستان بھر کے مختلف تعلیمی بورڈ کے تحت میٹرک کے امتحانات شروع ہونے والے ہیں۔ احباب جماعت سے اس سلسلہ میں درخواست ہے کہ وہ تمام احمدی طلباء وطالبات کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ ان سب کو کامیاب فرمائے اور ان سب کو اپنے خاندان اور جماعت احمدیہ کیلئے انتہائی مفید وجود بنائے۔

(نظارت تعلیم)

خبریں

برطانیہ کیلئے ویزا سروس بحال برطانوی وزیر خارجہ جیک سٹرا نے اپنے دورہ اسلام آباد کے دوران پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ یکم مئی 2004ء سے پاکستانیوں کے لئے برطانوی ویزا سروس مکمل بحال کر دی جائے گی۔ آئندہ سال 2 لاکھ پاکستانیوں کو ویزے جاری کئے جائیں گے۔ عمر کی حد ختم کر دی جائے گی۔ پہلی مرتبہ سفر کرنے والے بھی مستفید ہو سکیں گے۔ پاکستان دولت مشترکہ کی رکنیت کا حقدار ہے۔

پاکستان اور ایران میں ترجیحی تجارت کے معاہدے پاکستان اور ایران میں دوہرے ٹیکسوں کے خاتمے۔ اطلاعات کے تبادلے۔ گیس پائپ لائن بچھانے۔ شپنگ اور فضائی راستوں کو تجارتی فروغ کیلئے بہتر بنانے۔ کسٹم میں تعاون۔ سڑک اور ریل کے راستے ترجیحی تجارت۔ بینکوں کے رابطے۔ انسداد دہشت گردی کے اقدامات اور ٹیلی کام سمیت سات معاہدوں پر دستخط ہو گئے ہیں۔

بہرے بچوں کیلئے مفت آلات سماعت وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ معذور بچوں کی بحالی کے لئے پنجاب کی تمام تحصیلوں میں ادارے قائم کئے جائیں گے جبکہ سماعت سے محروم بچوں کو مفت آلات سماعت فراہم کئے جائیں گے۔

بھارتی کرکٹ ٹیم کے دورۂ پاکستان کا شیڈول

تاریخ		میچ کی تفصیل		وقت
10	مارچ	بھارت کی ٹیم کی پاکستان آمد		
11	مارچ	وارم اپ ون ڈے میچ قذافی سٹیڈیم،	لاہور	
13	مارچ	پہلا ون ڈے انٹرنیشنل میچ نیشنل سٹیڈیم،	کراچی	(ڈے)
16	مارچ	دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل میچ پنڈی سٹیڈیم،	راولپنڈی	(ڈے اینڈ نائٹ)
19	مارچ	تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل میچ ارباب نیاز سٹیڈیم،	پشاور	(ڈے)
21	مارچ	چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل میچ قذافی سٹیڈیم	لاہور	(ڈے اینڈ نائٹ)
24	مارچ	پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل میچ قذافی سٹیڈیم	لاہور	(ڈے اینڈ نائٹ)
28 مارچ تا یکم اپریل		پہلا ٹیسٹ میچ ملتان سٹیڈیم		
5 سے 9 اپریل		دوسرا ٹیسٹ میچ قذافی سٹیڈیم		
13 سے 17 اپریل		تیسرا ٹیسٹ میچ پنڈی سٹیڈیم		
18 اپریل		بھارتی ٹیم کی وطن واپس روانگی		

FX کار برائے فروخت
ماڈل 1987ء رنگ نیلا
رابطہ: مغل پراپرٹی آفس کالج روڈ دارالبرکات ربوہ
آفس: 04524-215171 گھر: 211402

1924ء سے خدمت میں مصروف
ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرام سونگز واکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔
پروپرائٹرز: نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد اظہر راجپوت
محبوب عالم اینڈ سنز
24۔ نیلا گنبد لاہور فون نمبر: 7237516

کمپیوٹر شارٹ کورسز
☆ سپوکن انگلش ☆ سپوکن جرمن
فون نمبر: 215025
داخلہ کی آخری تاریخ 10 مارچ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
کامیاب علاج ہمدردانہ مشورہ
عورتوں کی فرمے اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا، اور بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
اوقات مطب
موسم گرما صبح 8 تا 1 بجے شام 4 تا 7 بجے
موسم سرما صبح 9 تا 1 بجے شام 3 تا 6 بجے
جمعۃ المبارک صبح 8 تا 11 بجے
بروز جمعرات ناغہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 211434-212434
فیکس: 04524-213966

AHMAD MONEY CHANGER
AMC
Deals in: All Foreign currencies,Bank Drafts,T.T,FEBC,Encashment Certificate
State Bank Licence # Fel (c)/15812-P-98
B-1 Raheem Complex,Main Gulberg II,Lahore
Tel#5713728.5713421. 5750480 .5752796 Fax#5750480

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات کا مرکز
راجپوت جیولرز
گولبازار ۔ ربوہ
فون نمبر 213160

سی پی ایل نمبر 29

حکیم عبدالحمید اعوان کا چشمہ فیض
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
مطب حمید
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
ہر ماہ 3-4-5 تاریخ عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/7 مکان نمبر P-256 فیصل آباد فون: 041-636719
ہر ماہ 6-7 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ رحمان کالونی مکان نمبر P-7/C فون نمبر: 04524-212855-212755
ہر ماہ 10-11-12 تاریخ NW741 دکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٰہی اسٹیڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4415845
ہر ماہ 15-16-17 تاریخ 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 0451-214338
ہر ماہ 23-24 تاریخ ضیاء روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 0691-50612
ہر ماہ 25-26-27 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان فون: 061-542502
کرسچن ٹاؤن مین کورنگی روڈ نزد کورنگی بس ڈپو کراچی نمبر 31
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہش مند اس جگہ تشریف لائیں۔
مطب حمید ہیڈ آفس
نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون کلینک: 0431-891024-892571
سب آفس چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون: 0431-219065-218534

اعلان داخلہ نہایت مناسب فیس کے ساتھ
انگلش سپوکن لینگویج + BASIC کمپیوٹر کورس
امتحانات سے فارغ طلبہ وطالبات کیلئے نہایت مناسب کورسز مزید معلومات کیلئے آفس سے رجوع کریں
ماڈرن اکیڈمی آف کمپیوٹر اینڈ لینگویج سٹڈیز فون 212088

خوشخبری چاندی میں الیس اللہ کی نئی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی۔ فرحت علی جیولرز اینڈ
زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158